اقوام کی تعمیر وترقی میں تعلیم وتربیت کا کردار(عصری تقاضوں کے تناظر میں)

The Role of Education and Training in Development of Nations (in the Context of contemporary Demands)

Dr. Muhammad Usman Khalid [1]

Hafiz Taj Din [2]

Abstract:

Education plays a fundamental role in the development of any nation. Education not only enlightens human minds but also provides guidance for their morals, character and success in practical life. Nowadays, where technology, globalization and modern ideas have created new challenges, adapting the education system to these requirements has become the need of the hour. According to Islamic teachings, education and training is considered as an important tool for the spiritual, moral and social development of an individual. The first revelation of the Holy Qur'an "Iqra" makes clear the importance of knowledge. Rasulullah ﷺhas also emphasized on gaining knowledge and building character based on it. This article presents an analysis of the role of education and training in nation building, keeping in mind the contemporary requirements. It highlights the importance of education in social, economic and political development in modern times. According to the article, education helps individuals develop social consciousness, economic independence and democratic values. Furthermore, moral training has been included as an important component of education, to provide solutions to societal problems. Problems of the current education system, such as lack of quality education, lack of ethical training, and lack of modern skills, are also discussed. It is emphasized in the article that organizing the education and training system according to Islamic principles and contemporary requirements is necessary for the sustainable development of nations. This research highlights the need for educational and training reforms at individual and collective levels, which are important for national and global development.

Keywords: *Education, training, development of nations, contemporary challenges, social consciousness*

---

1. Assistant Professor of Islamic Studies, Basic Sciences and Humanities Department, MNS University of Engineering and Technology Multan

2. Deputy Director Colleges, Khanewal

تعلیم و تربیت کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی کے بنیادی ستون ہیں۔ انسانی معاشروں کی ترقی اور ان کے مستقبل کی ضمانت ان ہی عناصر پر منحصر ہے۔ تعلیم صرف معلومات کے حصول کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک فرد کے اخلاق، کردار اور فکری ساخت کی تربیت کا ذریعہ بھی ہے۔ عصری دور میں جہاں ٹیکنالوجی اور گلوبلائزیشن نے نئی جہات کو متعارف کرایا ہے، وہیں تعلیم و تربیت کے مقاصد اور ترجیحات میں بھی تبدیلیاں آئیں ہیں۔

ا۔ تعلیم کی اہمیت

تعلیم کسی بھی فرد، معاشرے اور قوم کی ترقی کا بنیادی ذریعہ ہے۔ یہ انسان کو شعور، آگہی اور عمل کی روشنی فراہم کرتی ہے جس کی بدولت وہ زندگی کے مختلف شعبوں میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور تاریخ میں تعلیم کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

الف۔ قرآنی تعلیمات میں تعلیم کی اہمیت

اسلام نے تعلیم کو دین اور دنیا دونوں کے لئے لازم قرار دیا ہے۔ پہلی وحی جو نازل ہوئی، وہ علم کی اہمیت کا مظہر ہے:

"اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ- خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ- اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ- الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ- عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ-"[3]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم کے ذریعے اپنے رب کی معرفت حاصل کرنے کی دعوت دی ہے۔ مزید برآں فرمایا گیا:

"قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ-" [4]

یہ آیت علم والوں کی برتری کو واضح کرتی ہے۔

ب۔ حدیث نبوی میں تعلیم کی اہمیت

رسول اللہ ﷺ نے علم حاصل کرنے کو ہر مسلمان پر فرض قرار دیا:

"طلب العلم فريضة على كل مسلم-" [5]

مزید برآں، آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[3]۔ العلق، ۹۶: ۱-۵۔ Al Alaq,96:1-5

[4]۔ الزمر، ۳۹: ۹۔ Az Zumur, 39:9

[5]۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن، ریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، رقم الحدیث: ۲۲۴۔
Ibn e Majah, Muhammad bin Yazeed, *Al-Sunan*, Riyadh: Darussalam li Nashr wa Al Touzih, Hadith: 224

"جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے راستہ اختیار کرتا ہے، اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔" [6]

یہ احادیث علم کی فضیلت اور حصولِ علم کے لئے کی جانے والی کوششوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔

ج۔ تاریخ میں تعلیم کی اہمیت

اسلامی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ تعلیم نے مسلم معاشروں کو عروج بخشا۔

- **عہدِ نبوی میں تعلیم**: نبی اکرم ﷺ نے تعلیم کے فروغ کے لئے خصوصی اقدامات کیے۔ جنگ بدر کے قیدیوں کو آزادی کے عوض مسلمانوں کو تعلیم دینے کا حکم دیا۔[7]
- **عہدِ خلفائے راشدین**: خلفائے راشدین نے تعلیمی نظام کو مستحکم کیا۔ حضرت عمرؓ نے مختلف شہروں میں تعلیمی مراکز قائم کیے اور اساتذہ کو وظیفے دیے۔[8]
- **گولڈن ایج آف اسلام**: عباسی دور میں بغداد کے دار الحکومت میں "بیت الحکمت" قائم کیا گیا، جہاں دنیا بھر کے علوم کا ترجمہ اور تحقیق ہوئی۔ یہ مرکز اسلامی تعلیم و تحقیق کا ستون تھا۔[9]

د۔ تعلیم کے معاشرتی اثرات

تعلیم افراد کو شعور، امن اور ترقی کے راستے پر گامزن کرتی ہے۔

- **سماجی شعور**: تعلیم انسان کو اچھے اور برے کی تمیز سکھاتی ہے، جس سے ایک مہذب اور پرامن معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔
- **خواتین کی تعلیم**: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اپنی بیٹی کی تعلیم و تربیت کرے اور اسے عزت دے، وہ جنت میں میرا ساتھی ہوگا۔" [10]

---

[6]۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، ریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، رقم الحدیث: ۲۶۹۹۔

Bukhari, Muhammad bin Ismail, *Al-Jame Al Sahih*, Riyadh: Darussalam li Nashr wa Al Touzih, Hadith: 2699

[7]۔ ابن ہشام، سیرت النبی، لاہور: ادارہ اسلامیات، ۲۰۱۱ء، ص ۹۸۔

Ibn e Hisham, *Sirat al Nabi*, Lahore: Idarah Islamiat, 2011, p.98

[8]۔ علامہ شبلی نعمانی، الفاروق، کراچی: دار الاشاعت، ۲۰۱۱ء، ص ۱۰۱۔

[9]. Jirji Zaydan, *History of Islamic Civilization*, London: Luzac & Co., 1907, 149/4

[10]۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، ریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، رقم الحدیث: ۵۱۴۶۔

Abu Dawood, Suleman bin Ash'as, *Al-Sunan*, Riyadh: Darussalam li Nashr wa Al Touzih, Hadith: 5146

د۔ عصری دور میں تعلیم کی اہمیت

جدید دور میں تعلیم قومی ترقی کا اہم جزو بن چکی ہے۔

- **ٹیکنالوجی اور سائنس** : تعلیم کی بدولت مسلمان سائنس اور طب میں نمایاں کارنامے سر انجام دے سکے، جیسے ابنِ سینا اور ابن الہیثم کی خدمات۔
- **عالمی معیشت** : تعلیم یافتہ افرادی قوت آج کے اقتصادی نظام کا اہم ستون ہے۔[11]

اسلامی تعلیمات، تاریخی شواہد، اور عصری دور کے تقاضے تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ تعلیم نہ صرف انفرادی ترقی کا ذریعہ ہے بلکہ معاشرتی، قومی، اور عالمی ترقی کے لئے بھی ناگزیر ہے۔ ایک مضبوط تعلیمی نظام ہی اقوام کو پائیدار ترقی کی طرف گامزن کر سکتا ہے۔

۲۔ قوموں کی تعمیر و ترقی میں تعلیم کا کردار

تعلیم کسی بھی قوم کی سماجی، اقتصادی، اور سیاسی ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

- **سماجی ترقی** : تعلیم لوگوں میں شعور، برداشت اور معاشرتی مسائل کے حل کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔[12]
- **اقتصادی ترقی** : تعلیم یافتہ افرادی قوت اقتصادی ترقی کے لئے اہم ہے۔ تحقیق سے ثابت ہے کہ تعلیمی معیار میں اضافہ GDP کی نمو میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔[13]
- **سیاسی استحکام** : تعلیم جمہوری اقدار اور حقوق کی حفاظت کا ذریعہ ہے، جو کسی بھی قوم کے سیاسی استحکام کے لئے لازم ہے۔[14]

۳۔ عصری تقاضے اور تعلیم و تربیت

عصری تقاضے سے مراد وہ نئے چیلنجز اور تقاضے ہیں جو موجودہ دور کے ترقی پذیر حالات، ٹیکنالوجی، گلوبلائزیشن اور معاشی و سماجی تبدیلیوں کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ تعلیم و تربیت کو ان عصری تقاضوں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے تاکہ طلبہ اور افراد نہ صرف

---

[11]. World Economic Forum. (2020). *The Future of Jobs Report 2020*. Geneva: World Economic Forum.

[12]. UNESCO, *Education for Sustainable Development* (Paris: United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization, 2018

[13]. World Bank, *The Impact of Education on Economic Growth* (Washington, DC: World Bank, 2020)

[14]. J. Anderson, *Education and Political Stability* (New York: Academic Press, 2015), p.51

فرداً فرداً بلکہ معاشرتی اور عالمی سطح پر بھی کامیاب ہو سکیں۔ اس مضمون میں، ہم عصری تقاضوں اور ان کے مطابق تعلیم و تربیت کے کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔

الف۔ ٹیکنالوجی کی اہمیت

عصری دور میں ٹیکنالوجی کا کردار بے حد اہم ہے۔ انٹرنیٹ، آرٹیفیشل انٹیلیجنس، مشین لرننگ اور ڈیجیٹل کمیونیکیشن نے نہ صرف کاروبار بلکہ تعلیمی شعبے کو بھی نئی شکل دی ہے۔ آج کا تعلیمی نظام طلبہ کو ان جدید ٹیکنالوجیز سے آشنا کرنے کا پابند ہے تاکہ وہ عالمی مارکیٹ میں مقابلہ کر سکیں۔

آج کے تعلیمی ادارے اپنے نصاب میں کمپیوٹر سائنس، پروگرامنگ، اور ڈیٹا اینالیسس جیسے مضامین کو شامل کر رہے ہیں تاکہ طلبہ ان مہارتوں سے آراستہ ہوں جو ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال کے تناظر میں ضروری ہیں۔[15]

ب۔ گلوبلائزیشن اور عالمی سوچ

عالمی سطح پر رابطے اور تعامل میں اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے عالمی نقطہ نظر کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ طلبہ کو دنیا بھر کی ثقافتوں، معیشتوں، اور معاشرتی مسائل کا شعور حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ وہ عالمی سطح پر ذمہ دار شہری بن سکیں۔[16]

تعلیمی ادارے اب عالمی پروگرامز اور تحقیقی منصوبوں کی پیشکش کر رہے ہیں تاکہ طلبہ کو مختلف ثقافتوں کے بارے میں آگاہی ہو اور وہ عالمی مسائل جیسے ماحولیاتی تبدیلی، جنگ و امن، اور معاشی ترقی پر غور کر سکیں۔[17]

ج۔ مہارتوں کی تعلیم

عصری تعلیم صرف کتابی علم تک محدود نہیں ہے بلکہ عملی مہارتوں اور زندگی کے ہنر پر بھی زور دیتی ہے۔ اس کا مقصد طلبہ کو ایسی مہارتیں سکھانا ہے جو ان کے روزگار اور ذاتی زندگی میں مددگار ثابت ہوں۔[18]

آج کل تعلیمی اداروں میں فنی تعلیم، پیشہ ورانہ تربیت، اور کاروباری مہارتوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے تاکہ طلبہ خود مختار بن سکیں اور روزگار کے مواقع میں اضافہ ہو۔

---

15. World Economic Forum. (2020). *The Future of Jobs Report 2020*

16. J. Anderson, *Education and Political Stability*, p.65

17. UNESCO. 2018. *Education for Sustainable Development*

18. World Economic Forum. (2020). *The Future of Jobs Report 2020*

د۔انسانی حقوق اور اخلاقی تربیت

عصری تقاضوں کے مطابق، تعلیم میں انسانی حقوق، جمہوریت، صنفی مساوات اور دیگر اخلاقی اقدار کی تعلیم بھی اہمیت اختیار کر چکی ہے۔ یہ تربیت فرد کو ایک ذمہ دار اور اخلاقی طور پر مضبوط شہری بناتی ہے۔اسلامی تعلیمات میں بھی اخلاقی تربیت پر زور دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"میں اچھے اخلاق کو مکمل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔"[19]

یہ تعلیم و تربیت میں اخلاقی و دینی اقدار کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

ر۔ماحولیاتی تعلیم

عصری دور میں ماحولیاتی مسائل جیسے ماحولیاتی آلودگی، قدرتی وسائل کا استحصال اور موسمیاتی تبدیلیوں نے عالمی سطح پر تشویش پیدا کی ہے۔اس کے حل کے لئے تعلیم کو ماحولیاتی شعور اور پائیدار ترقی کے حوالے سے تربیت فراہم کرنی چاہیے۔ماحولیاتی تعلیم میں طلبہ کو قدرتی وسائل کے تحفظ، توانائی کی بچت اور ماحول دوست سرگرمیوں کی اہمیت بتائی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی زندگی میں ان اقدار کو اپنائیں۔ عصری تقاضوں کے تحت تعلیم و تربیت میں تبدیلی اور ترقی کی ضرورت ہے تاکہ معاشرے کے ہر فرد کو ان مہارتوں اور تعلیمات سے آراستہ کیا جاسکے جو نہ صرف ان کی ذاتی زندگی بلکہ عالمی سطح پر ان کی کامیابی میں معاون ہوں۔ تعلیم کا مقصد صرف علم فراہم کرنا نہیں بلکہ ایک ایسے فرد کی تربیت کرنا ہے جو معاشرتی، اقتصادی اور ماحولیاتی چیلنجز کا مقابلہ کر سکے اور ایک بہتر اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل دے سکے۔ چنانچہ عصر حاضر کے تقاضے مختلف ہیں، جن میں ڈیجیٹل مہارت، تخلیقی سوچ اور عالمی نقطہ نظر کی ضرورت شامل ہے۔جدید دور میں ٹیکنالوجی کا استعمال ناگزیر ہے۔ تعلیمی نظام کو ڈیجیٹل مہارتوں کی فراہمی کو یقینی بنانا ہوگا۔جدید تعلیم کے ساتھ اخلاقی اقدار کا فروغ لازمی ہے تاکہ طلبہ معاشرتی اور مذہبی دونوں تقاضوں کو پورا کر سکیں اور تعلیم کو گلوبلائزڈ دنیا کے مطابق ڈھالنا ہوگا تاکہ طلبہ بین الاقوامی چیلنجز سے نمٹ سکیں۔

۴۔ موجودہ تعلیمی نظام کے مسائل اور ان کا حل:

موجودہ تعلیمی نظام دنیا بھر میں مختلف چیلنجز اور مسائل کا سامنا کر رہا ہے۔ یہ مسائل تعلیمی معیار، اخلاقی تربیت، نصاب کی غیر متوازن

---

[19]۔ محمد بن حبان التمیمی، صحیح ابن حبان، لاہور: شبیر برادرز، ۲۰۱۷ء، رقم الحدیث ۹۰۔

Muhammad bin HabanAl-Tamimi, *Sahih ibn e Haban*, Lahore: Shabbir Brothers, Hadith:90

تقسیم اور طلبہ کی عملی زندگی میں عدم تیاری جیسے معاملات پر مشتمل ہیں۔اسلامی تعلیمات ان مسائل کے حل کے لئے واضح رہنمائی فراہم کرتی ہیں، جو ایک جامع، متوازن اور پائیدار نظامِ تعلیم کی تشکیل میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

الف۔ تعلیمی معیار کی کمی

موجودہ تعلیمی نظام میں معیاری تعلیم کا فقدان ایک بڑا مسئلہ ہے۔ بہت سے ادارے جدید تحقیق، تنقیدی سوچ اور عملی مہارتوں کو فروغ دینے میں ناکام ہیں۔اسلامی تعلیمات معیاری تعلیم کے حصول پر زور دیتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے، جہاں پائے، اسے حاصل کرے۔"[20]

اسلامی تعلیمات کے مطابق تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے تحقیق اور حکمت کو فروغ دینا ضروری ہے۔

ب۔ اخلاقی تربیت کی کمی

موجودہ نظامِ تعلیم کا ایک بڑا مسئلہ اخلاقی تربیت اور کردار سازی کی کمی ہے، جس کی وجہ سے معاشرے میں اخلاقی زوال پیدا ہو رہا ہے۔ اسلام میں تعلیم کا بنیادی مقصد کردار سازی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"میں اچھے اخلاق کو مکمل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔"[21]

تعلیمی نصاب میں اخلاقی اصولوں، ایمانداری، عدل و دیانت داری جیسے موضوعات کو شامل کرنا اسلامی تعلیمات کی روح کے مطابق ہے۔

ج۔ تعلیم اور عملی زندگی کے درمیان خلاء

تعلیمی نظام طلبہ کو عملی زندگی کے لئے تیار کرنے میں ناکام ہے، جس کی وجہ سے بے روزگاری اور پیشہ ورانہ کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق علم کا مقصد صرف یادداشت کو مضبوط کرنا نہیں بلکہ عمل کی رہنمائی فراہم کرنا بھی ہے، ارشادِ باری ہے:

"وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ۔"[22]

"اور کہہ دے تم عمل کرو، پس عنقریب اللہ اور اس کا رسول تمہارا عمل دیکھے گا۔"

---

[20]۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع، ریاض: دارالسلام للنشر والتوزیع، الحدیث: ۲۶۸۷۔

Tirmidi, Muhammad bin Essa, *Al-Jame*, Riyadh: Darussalam li Nashr wa Al Touzih, Hadith: 2687

[21]۔ احمد بن حنبل، المسند، بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، رقم الحدیث: ۸۹۵۲۔

Ahmad bin Hambal, *Al-Musnad*, Beirut: Muassasah al Risalah, Hadith: 8952

[22]۔ التوبہ، ۹: ۱۰۵ Al Toubah, 9:105

تعلیم میں عملی تربیت، فنی مہارتیں اور زندگی کے ہنر شامل کرنا اسلامی اصولوں کے مطابق ہے تاکہ طلبہ اپنی زندگی میں علم کو عملی طور پر نافذ کر سکیں۔

د۔ تعلیمی اداروں میں عدم مساوات

موجودہ تعلیمی نظام میں امیر اور غریب طلبہ کے درمیان واضح فرق پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے تعلیم ایک طبقاتی نظام کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اسلامی تعلیمات مساوات اور انصاف پر مبنی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"سب انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے تھے۔" [23]

تعلیم کی مساوی فراہمی کو یقینی بنانا اور ہر طبقے کے لئے یکساں مواقع فراہم کرنا اسلامی نظامِ تعلیم کی بنیادی خصوصیت ہے۔

موجودہ تعلیمی نظام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اسلامی تعلیمات ایک جامع اور مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ یہ تعلیمات معیار، مساوات، اخلاقی تربیت اور عملی مہارتوں کے فروغ پر زور دیتی ہیں۔ اسلامی اصولوں کی بنیاد پر تعلیمی اصلاحات نہ صرف ان مسائل کو حل کر سکتی ہیں بلکہ ایک ایسے معاشرے کی تشکیل میں مددگار ثابت ہوں گی جو علم، عمل اور اخلاق میں ترقی یافتہ ہو۔

خلاصہ بحث

تعلیم و تربیت اقوام کی ترقی کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات اور عصری تقاضوں کے مطابق تعلیمی نظام کو تشکیل دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ نہ صرف انفرادی ترقی بلکہ قومی و عالمی ترقی کا بھی ذریعہ بن سکتی ہے۔ موجودہ تعلیمی نظام مختلف قسم کے مسائل کا شکار ہے، جن میں معیاری تعلیم کی کمی، اخلاقی زوال، نصاب کی غیر متوازن تقسیم، عملی زندگی کے لئے تیاری کا فقدان، تعلیمی عدم مساوات اور اساتذہ کی تربیت کا فقدان شامل ہیں۔ یہ مسائل نہ صرف فرد کی تعلیمی ترقی میں رکاوٹ ہیں بلکہ ایک بہتر اور متوازن معاشرے کی تشکیل میں بھی حائل ہیں۔

اسلامی تعلیمات ان مسائل کے حل کے لئے جامع رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں تعلیم کا مقصد فرد کی علمی، اخلاقی اور عملی زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ تعلیم کو صرف کتابی علم تک محدود کرنے کے بجائے کردار سازی، اخلاقی اصولوں اور دینی و دنیاوی علوم کے توازن پر زور دیا گیا ہے۔

---

[23]۔ ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث: ۵۱۱۶۔

Abu Dawood, Al Sunan, Hadith: 5116

اسلامی تعلیمات کے مطابق:

- **معیاری تعلیم** کے فروغ کے لئے تحقیق **اور** حکمت کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے۔
- **اخلاقی تربیت** کے بغیر تعلیم نامکمل سمجھی گئی ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔
- نصاب میں **دینی و دنیاوی علوم کا توازن** ضروری ہے تاکہ طلبہ عملی زندگی میں کامیاب اور روحانی طور پر مضبوط ہوں۔
- تعلیم کو **مساوی اور سب کے لئے قابل رسائی** بنانے پر زور دیا گیا ہے، تاکہ ہر طبقہ یکساں مواقع حاصل کر سکے۔
- اساتذہ کو معزز مقام دے کر ان کی **تربیت اور کردار سازی** پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

اسلامی اصولوں کی بنیاد پر تعلیمی نظام میں اصلاحات نہ صرف موجودہ مسائل کو حل کرنے میں مددگار ہوں گی بلکہ ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیں گی جو علمی، اخلاقی اور عملی لحاظ سے مضبوط ہو۔ اس طرح تعلیم و تربیت کے ذریعے ایک جامع اور ترقی یافتہ قوم کی تعمیر ممکن ہو سکے گی۔